بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۲ ذیقعد ۱۳۹۸ھ ۱۶ اخاء ۱۳۵۷ ہش ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۳۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

جو ایمان لائے گا اور اعمالِ صالحہ بجا لائے گا اُس کے لئے اچھا انجام مقدر ہے

ایمان کا پودا اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اسکے نشوونما کے لئے اعمالِ صالحہ ضروری ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَہٗ جَزَآءَ نِ الْحُسْنٰی۔ (الکھف: ۸۹)

ترجمہ:۔ اور جو ایمان لائے گا اور نیک (اور مناسبِ حال) عمل کرے گا اس کے لئے (خدا تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال کے بدلہ میں) اچھا انجام (مقدر) ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ (ترمذی)

ترجمہ:۔ (ایمان یہ ہے کہ) تو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یومِ آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ایمان ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے اگر اس کی ہر وقت اور ہر موسم کے لحاظ سے پوری خبر گیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے۔ دیکھو! باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخری نتیجہ یہی ہوگا کہ یا تو وہ خشک ہو جائیں گے یا ان کو چور لے جائیں گے۔ ایمان کا پودا اپنے نشوونما کے لئے اعمالِ صالحہ کو چاہتا ہے قرآن کریم نے جہاں جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمالِ صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا باسی ہو یا سڑ جائے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا اسی طرح ریا، عُجب، تکبّر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کی اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۱۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ) کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے مگر کمزوری بہت ہے ڈاکٹروں نے ایک ماہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم میاں صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ انہیں عمرِ دراز عطا کرے۔ آمین

مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب آف فضل عمر ہسپتال ربوہ (ابن حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم) اپنے بڑے بیٹے لیفٹیننٹ کمانڈر مبشر احمد صاحب کے بیمار ہونے کی وجہ سے کراچی گئے تھے وہاں جا کر خود بھی بیمار ہو گئے ہیں مبشر احمد صاحب بھی دو ماہ سے بیمار ہیں اور نیوی کے ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اور ان کے بیٹے کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے متعلق ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات کے لئے حسبِ سابق جمعرات کا دن مقرر ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰/۲۸/ ۱۹۷۸ بروز جمعرات ملاقات ہوگی۔ ملاقات کے لئے ضروری ہوگا کہ احباب صبح ۹ بجے سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اپنے نام درج کروا دیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۲ر ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ
۱۶ر اخاء ۱۳۵۶ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک انعامِ خداوندی اور اُس سے استفادہ کا صحیح طریق

اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو انعام بھی قرار دیا ہے اور فتنہ بھی۔ جہاں تک مال اور اولاد کے انعام ہونے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے کرایا ہے۔ جب انہوں نے خدائی حکم کے مطابق اپنی قوم کو راہِ راست کی طرف آنے کے لئے بلایا اور اپنی قوم کے لوگوں کو سمجھایا کہ اگر وہ سچی توبہ کر کے گناہوں سے باز آجائیں گے تو نہ صرف یہ کہ آنے والے عذاب سے محفوظ ہو جائیں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بڑے بڑے فضل کرے گا اور انہیں اپنے انعاموں سے نوازے گا۔ ان انعاموں میں انہوں نے مال اور اولاد کا بھی ذکر کیا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا:-

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُھُمْ جِھَارًا ۙ ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَھُمْ وَاَسْرَرْتُ لَھُمْ اِسْرَارًا ۙ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ ۭ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا ۙ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّیُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْھٰرًا ۝ (نوح آیات ۹ تا ۱۳)

ترجمہ:- پھر میں نے ان کو بلند آواز سے (یعنی تقریروں کے ذریعہ سے) تبلیغ کی۔ پھر میں نے ان کو ظاہر میں سمجھانے کے بعد پوشیدہ تبلیغ کی اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو واضح طور پر اسی طرح انعام قرار دیا ہے جس طرح برسنے والے بادل، باغات اور سیراب کرنے والے دریا انعام ہیں اور ان سے لوگ بے انداز فائدے اٹھاتے ہیں۔ بایں ہمہ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد کو فتنہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (الانفال آیت ۲۹)

ترجمہ:- اور یاد رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں صرف ایک فتنہ ہیں اور یہ کہ اللہ وہ ذات ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ بیویوں اور اولاد کو فتنہ کے علاوہ انسان کا دشمن قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ ۚ (التغابن آیت ۱۵)

ترجمہ:- اے مومنو! تمہاری بیویوں اور اولادوں میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو۔

مال اور اولاد کو بیک وقت انعام اور فتنہ قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں انسان کو فطرۃً بہت عزیز ہوتی ہیں۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ ان دونوں کی محبت کو حدِ اعتدال سے نہ بڑھنے دے۔ اگر ان دونوں کی محبت حدِ اعتدال سے نہ بڑھے تو یہ انسان کے لئے انعام بن جاتی ہیں اور اگر ان سے محبت کرنے میں وہ اعتدال سے کام نہ لے تو یہ اس کے لئے فتنہ بن جاتی ہیں اور وہ ان کے پیچھے اپنے ایمان کو گنوا بیٹھتا ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ حدِ اعتدال کیا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ حدِ اعتدال یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ کی محبت کا ان چیزوں کی محبت پر غالب رہنا بہرحال ضروری ہے اسی لئے فرمایا:-

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ ۭ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ۝ (التوبہ آیت ۲۴)

یعنی (اے رسول!) ان کو کہہ دے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہاری برادری اور تمہارے وہ مال جو تم نے محنت سے کمائے ہیں اور تمہاری سوداگری جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری حویلیاں جو تمہارے دل پسند ہیں خدا سے اور اس کے رسول سے اور خدا کی راہ میں اپنی جانوں کے لڑانے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم اس وقت تک منتظر رہو کہ جب تک خدا اپنا حکم ظاہر کرے اور خدا بدکاروں کو کبھی اپنی راہ نہیں دکھاتا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس امر کے پیش نظر کہ مال اور اولاد کا انعام فتنہ کی شکل اختیار نہ کرنے پائے مومنوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ ان دونوں چیزوں کی محبت میں اندھے نہ ہوں بلکہ اس بارہ میں اعتدال سے کام لیتے ہوئے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور اولاد کو دیندار، متقی اور دین کا خدمتگزار بنا کر انہیں اعمال صالحہ بجا لانے کا ذریعہ بنائیں نہ یہ کہ وہ اعمال صالحہ بجا لانے میں روک بنیں کیونکہ یہ مال اور اولاد یہیں رہ جائے گی باقی صرف اعمال صالحہ ہی رہیں گے اور وہی آخرت میں انسان کے کام آئیں گے چنانچہ فرمایا:-

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۚ وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ۝ (الکہف آیت ۴۷)

ترجمہ:- مال اور بیٹے اس ورلی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک (اور مناسب حال) کام (یعنی جو ان چیزوں سے لئے جائیں) تیرے رب کے نزدیک بدلہ کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں اور امید کے لحاظ سے (بھی) بہتر ہیں۔

الغرض مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کا انعام تو ہیں لیکن اگر انہیں محبوب اور عزیز رکھنے میں اعتدال سے کام نہ لیا جائے تو یہ انعام فتنہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کا طریق یہ بتایا ہے کہ انسان اللہ اور رسولؐ کی محبت کو سب محبتوں پر غالب رکھے اور مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرے اور اولاد کو دین کا خادم بنا کر ان دونوں چیزوں کو اعمال صالحہ بجا لانے کا ذریعہ بنائے اور اس طرح انہیں باقیات الصالحات میں تبدیل کر دکھائے۔

آرزو

یہی آرزو ہے مرے ربِّ باری
زباں پہ ہو پیاری سی اِک نعت جاری

میسّر ہو توفیق جا کر حرم میں
کروں اپنی پلکوں سے جاروب کاری

خیابانِ یثرب کی ہر شاخِ گُل کی
کروں اشکِ اخلاص سے آبیاری

معطّر کروں واں ہر اک سنگ پارہ
بروحِ گلاب و بہ مشکِ تتاری

عقیدت کے پھولوں کا باراں ہو دائم
فضا میں چلے ایسی بادِ بہاری

نچھاور کروں لعل و گوہر جہاں کے
باخلاص و باجذبۂ خاکساری

سدا گنبدِ سبز کے بام و در کی
بہ لعلِ بدخشاں کروں مینا کاری

کہوں روضۂ پاک کے روبرو پھر
سلامِ محبت بصد انکساری

الٰہی کرم خیرِ اُمّت پہ فرما!
کہ شب تیرہ ہے اور طوفان جاری

مسرّت بھری صبحِ نَو زود تر لا!
سکوں سے بدل دے مری بے قراری

(عبدالرحیم راٹھور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی کے اخبارات میں

دلچسپ مضامین اور خبروں کی اشاعت

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے۔ امیر جماعت و مبلغ انچارج جزائر فجی

سہ روزہ بین الاقوامی احمدیہ لنڈن کانفرنس منعقدہ ۲ تا ۴ جون ۱۹۷۸ء میں کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تیسرے عظیم جانشین موعود نافلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود کی بنفس نفیس شرکت سے جو غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اور فرشتوں کی غیر معمولی تائید و نصرت نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح مشرق اقصیٰ میں زینو کے کنارہ پر واقع جزائر فجی کے اخبارات میں بھی مقدس چادر (Holy Shroud) اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کے بارے میں ایمان افروز خبریں اور دلچسپ مضامین بکثرت شائع ہوئے۔

بین الاقوامی احمدیہ لنڈن کانفرنس کی کامیابی سے فجی کے دونوں کثیر الاشاعت انگریزی اخبارات فجی ٹائمز (FIJI TIMES) اور فجی سن (FIJI SUN) میں مورخہ ۱۵ اور ۱۹ رجون کو تفصیل سے کانفرنس کی خبریں شائع ہوئیں اور مورخہ ۵ رجولائی کو ریڈیو فجی سے بھی اس کانفرنس کی تفصیل نشر ہوئی۔ اس کے بعد Holy Shroud (مقدس چادر جس پر زخموں کو درست کرنے کے لئے مرہم لگائی گئی تھی جو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم پر صلیب سے زندہ اتارے جانے کے بعد لپیٹا گیا تھا) اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کے بارے میں حضرت مسیح علیہ السلام کی تصاویر کے ساتھ مقامی اخبارات میں ۱۸ راگست، ۳۱ راگست اور ۳، ۴، ۱۱، ۱۲ ستمبر ۷۸ء کو ایمان افروز خبریں اور تفصیلی مضامین شائع ہوئے۔

مورخہ ۴ ستمبر کو عید الفطر کے خصوصی نمبر میں روزنامہ فجی سن (FIJI SUN) نے رائٹر (REUTER) کے نامہ نگار مقیم لندن LESLIE MURPHY کا تفصیلی مضمون "SECT CLAIMS - CHRIST BURIED IN KASHMIR — CHRIST TOMB FOUNDER?" کے عنوان سے تین صفحات پر شائع کیا۔ اس کے بعد ایک اور نہایت دلچسپ اور ایمان افروز مضمون جو آسٹریلیا کے نہایت مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ "DAILY TELEGRAPH" نے مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۸ء کو شائع کیا تھا۔ اور روزنامہ "FIJI SUN" نے بھی مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۷۸ء کو "JESUS DIED IN KASHMIR — NOT ON THE CROSS." کے عنوان سے چاروں طرف نشان لگا کر اور حاشیہ لگا کر نمایاں طور پر شائع کیا جس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نیا علم کلام حضرت مسیح علیہ السلام کے بارے میں انکشافات جدیدہ کی روشنی میں جزائر فجی کے لاکھوں افراد کے علاوہ ملحقہ جزائر اور نیوزی لینڈ تک بھی پہنچا۔

جزائر فجی کے اخبارات میں شائع شدہ ایمان افروز خبروں اور مضامین میں ایک نہایت قابل ذکر، دلچسپ اور ایمان افروز بات یہ بھی ہے کہ روزنامہ "FIJI TIMES" نے ۱۸ راگست کو ایک ANONYMOUS مضمون نگار (جس کو اپنا نام ظاہر کرنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی) کا ایک بہت لمبا مضمون "WAS IT CHRIST'S?" کے عنوان سے شائع کیا جس میں مضمون نگار نے یہ بھی لکھا:-

"Dismissed by some as a cruel Fraud, used by others to "PROVE" That christ was alive when taken down from the cross, the shroud has never been pronounced authentic by the church."

یعنی بعض لوگ اس چادر سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کو جب صلیب سے اتارا گیا تھا تو وہ زندہ تھے جبکہ بعض لوگوں کے نزدیک یہ ایک ظالمانہ دھوکہ ہے جسے ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس چادر کو چرچ نے کبھی صحیح اور معتبر قرار نہیں دیا۔

اس ANONYMOUS مضمون نگار کا جواب اگر کوئی احمدی مسلمان دیتا تو کوئی کہہ دیتا کہ ایک احمدی مسلمان نے تو اپنے عقیدہ کی تائید ہی کرنی تھی۔ مگر یہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی تائید و نصرت سے یہ ایمان افروز واقعہ ہوا کہ اس مضمون کا جواب ایک احمدی مسلمان کی بجائے ایک لوکل فجیین باشندہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم افریقن نسل کے ایک نہایت مشہور سیاسی اور مذہبی لیڈر سابق وزیر تعلیم Minister of State for education اور Methodist Church کے نہایت معروف منسٹر اور ریلیجن (Minister of Religion) جو اب بھی حکومت فجی کے ایک نہایت اعلیٰ عہدہ پر فائز ہیں۔ یعنی Mr. P.D. Nagasima نے دیا جو اسی روزنامہ "FIJI TIMES" میں مورخہ ۱۲ ستمبر کو بصورت مکتوب شائع ہوا ہے جو دو کالموں پر مشتمل نہایت مفصل، مدلل، مسکت اور لاجواب مضمون ہے جس میں اس نے حق و صداقت کے اظہار کے لئے Anonymous مضمون نگار کے مضمون پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بھی لکھا:-

"In the intrest of truth and for the information of your readers, may I point out that the statement that the shroud has never been pronounced authentic by the church is both false and misleading."

یعنی حق و صداقت کے لئے اور آپ کے قارئین کے علم کے لئے میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بیان کہ اس چادر کو چرچ نے کبھی صحیح اور معتبر قرار نہیں دیا۔ ایسا بیان جھوٹا ہے اور دھوکہ دینے والا بھی۔

اس کے بعد فاضل مراسلہ نگار Mr. P.D. Nagasina. نے نہایت تفصیل سے مقدس چادر کے صحیح اور معتبر ہونے کے دلائل پیش کرتے ہوئے لکھا کہ اسے رومن کیتھولک چرچ کے خصوصی پانچ پوپوں (Popes) اور تیس سے زائد نامور بلند پایہ اہم ترین کلیسیائی شخصیتوں نے تحقیقات کے بعد تسلیم کیا ہے کہ The Holy Shroud وہی ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے جسم پر صلیب سے اتارا جانے کے بعد لپیٹا گیا جو آج ملک اٹلی کے تورین شہر کے گرجا میں حضرت مسیح علیہ السلام کی مقدس یادگار کے طور پر موجود اور محفوظ ہے اور جس کی آج کل ۵۰ سال کے بعد دوبارہ نمائش کی جارہی ہے۔ یہ تمام مکتوب قارئین کرام کی یقیناً دلچسپی کا باعث ہے مگر طوالت کے خوف سے اس کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

ایک الٰہی تقدیر:

جزائر فجی کے اخبارات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے اور The Holy Shroud کے بارہ میں متواتر اور بکثرت ایمان افروز خبروں اور مضامین کی اشاعت کے بعد روزنامہ فجی ٹائمز مورخہ ۱۲ ستمبر ۷۸ء میں "The Holy Shroud" کے عنوان سے مکتوب بظاہر تو ایک مکتوب ہے۔

مگر فجی کے نہایت مشہور و معروف سیاسی و مذہبی لیڈر کے اس مکتوب کے پیچھے خدا تعالیٰ کی ایک اہم تقدیر کے عنقریب جلد پورا ہونے کے سامان بھی نظر آتے ہیں جس کا ذکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف میں پایا جاتا ہے جس میں آپؑ نے عیسائیت کو ایک نحیف و نزار [illegible] کی مانند ایک سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرق کی طرف جاتے ہوئے دیکھا جس کے مطابق عیسائیت بحرِ ذخار کی مانند مغربی ممالک سے نکل کر مشرقی ممالک میں پھیلتی چلی گئی یہاں تک کہ زمین کے انتہائی مشرق میں جہاں انٹرنیشنل ڈیٹ لائن واقع ہے یعنی فجی تک کے تمام علاقوں اور ارد گرد کے تمام جزائر کو عیسائیت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا اور فجی کے تمام مقامی باشندوں کو مختلف طریقوں سے عیسائی بنایا گیا۔

مگر اب کاسر الصلیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت اور انفاخ قدسیہ سے آپ کے کشف کے عین مطابق عیسائیت نے اپنا رخ واپس مشرق سے مغرب کو موڑنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ۷۰ء میں فجی نے انگریزوں سے آزادی حاصل کی اور امسال ۱۹۷۸ء میں Solomon Islands نے بھی آزادی حاصل کی اور مذہبی لحاظ سے مقامی فیجین باشندے عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام قبول کر رہے ہیں اور عیسائی اعتقادات کو چھوڑ رہے ہیں۔ فجی کے اخبارات میں مقدس چادر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کی بار بار اور بکثرت اور غیر معمولی خبروں اور مضامین کی اشاعت سے بھی ملتا ہے جنہیں بلند پایہ عیسائیت نے لکھا اور شائع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمین کے انتہائی مشرقی کنارہ یعنی فجی سے اسلام کا سورج پوری آب و تاب سے طلوع ہو رہا ہے جس کو اب فجی کے اہالیان بھی بخوبی محسوس کر رہے ہیں۔ مقامی اخبارات میں حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں مدفون ہونے کی خبروں کی اشاعت سے نہ صرف عیسائی بلکہ مختلف مذاہب کے لوگ فجی میں غیر معمولی دلچسپی سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں اور حق و صداقت کو قبول بھی کر رہے ہیں۔ یہ تمام باتیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف کے مطابق ہو رہی ہیں جو آپ نے ۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء کو دیکھا جو آپ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"میں دیکھتا تھا کہ ایک بڑا بحر ذخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کو الٹا بہنے لگا ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۶۹)

سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور

محترم چوہدری رحمت اللہ مرحوم کی یاد میں

مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال۔ ربوہ

عاجز کے چھوٹے بھائی عزیزم محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب آف احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور گزشتہ سال ۲۰ ستمبر کو ایک ماہ کی علالت کے بعد ۵۳ سال کی عمر میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بغرض تحریک دعا عزیزم مرحوم کے حالات قدرے بتفصیل پیش کئے جاتے ہیں۔

عزیز کی ولادت ۱۹۲۴ء میں چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ آپ حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رضی (صحابی حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے فرزند اصغر تھے۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی نے آپ کا نام "رحمت اللہ" تجویز فرمایا۔ ابھی ۱۲ سال کی عمر تھی کہ اپریل ۱۹۳۶ء میں والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس کے چند سال بعد آپ ہجرت کر کے قادیان چلے گئے۔ جہاں مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پائی لیکن بعض ناگزیر حالات کی بنا پر تعلیم مکمل نہ کر سکے

قیام پاکستان سے قبل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور تجارت اور زمینداری کا شغل اختیار کیا ان ہر دو مشاغل کو نہایت دانائی اور کامیابی سے انجام دیا اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی برکت بخشی۔ وہ احمد پور شرقیہ میں اپنی ابتدائی زندگی کا ایک واقعہ بیان کیا کرتے تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی اور قدرتوں پر کس قدر یقین کامل تھا۔ اور وہ صرف اسی خدائے واحد و یگانہ کو اپنا حقیقی سہارا سمجھتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں بہت پریشان تھا عالم پریشانی میں شہر کی ایک کچی تنگ و تاریک مسجد میں جو ہمارے قریب واقع تھی اور جہاں اس وقت کوئی اور شخص موجود نہ تھا داخل ہوا اور سجدہ میں گر گیا اور رو رو کر سجدہ گاہ کو تر کر دیا۔ فرماتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس آہ و زاری کے بعد خدا تعالیٰ نے میری خارق عادت طور پر دستگیری فرمائی اور ہر قدم پر اپنے خاص فضلوں سے نوازا اور سب مشکلات کو دور فرما دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز مرحوم خلافت احمدیت سے فدا کارانہ اور والہانہ تعلق رکھتے تھے۔ جون ۱۹۵۵ء میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی بغرض علاج یورپ تشریف لے جانے کی خاطر کراچی کے لئے روانہ ہوئے اور گاڑی ڈیرہ نواب صاحب ریلوے سٹیشن پر رکی تو حضور رضی نے فرمایا:۔

"چوہدری رحمت اللہ صاحب آئے ہیں؟"

اس بیماری کے عالم میں بھی حضور رضی نے یاد رکھا کہ چوہدری رحمت اللہ صاحب احمد پور شرقیہ (ریلوے سٹیشن ڈیرہ نواب صاحب) میں رہتے ہیں۔ میری آمد پر وہ ضرور سٹیشن پر پہنچے ہوں گے۔ چنانچہ حضور رضی کے دریافت فرمانے پر عزیز مرحوم نے عرض کیا کہ حضور رضی غلام حاضر ہے۔ حضور رضی نے مسرت کا اظہار فرمایا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے عزیز کو حضور اقدس رضی کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنے کے شرف سے بھی نوازا۔ فالحمد للہ علی ذالک! مذکورہ ملاقات کے وقت عزیز کی عمر ۳۰-۳۱ سال کی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نوجوانی کی عمر سے ہی خلافت سے گہرا تعلق رکھتے تھے اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی کی ان پر کس قدر نگاہ شفقت تھی۔ اسی طرح پچیس سال کی عمر یعنی عین جوانی میں نظام وصیت میں شامل ہوئے

اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں عزیز مرحوم کو دو سات سال تک بحیثیت امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولپور نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ امرائے ضلع میں آپ سب سے کم عمر کے اور جوان سال امیر ضلع تھے۔ آپ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے۔ بعض اوقات دور دراز کے سفر سے آتے۔ تھکان اور بے آرامی کا اثر ہوتا۔ چند منٹ بھی آرام نہ کر پاتے کہ مرکز یا کسی جماعت کی طرف سے کوئی فوری پیغام موصول ہوتا۔ آپ اپنے آرام بلکہ بھوک اور پیاس کی پرواہ کئے بغیر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے اور پہلے جماعتی امور کو بحسن انجام دیتے۔ پھر واپس لوٹتے۔ اس عرصہ میں اپنے کاروبار اور گھر بار کی طرف بھی توجہ نہ ہوتی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب کراچی اور سندھ تشریف لے جاتے تو عزیز کو بعض مرتبہ حضور اور حضور کے ہمراہ قافلہ کے افراد کو کھانے کی پیشکش کی سعادت نصیب ہوتی جسے حضور ازراہ شفقت ہمیشہ قبول فرماتے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیز مرحوم باوجود اپنی قوم اور فرقہ کے لحاظ سے اکیلا اور تن تنہا ہوتے اپنی خداداد قابلیت اور اثر و رسوخ کے باعث اپنے علاقہ کے با اثر اور معتبر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ تعلقات وسیع تھے۔ جملہ حکام اعلیٰ کے ساتھ خوشگوار روابط رکھتے تھے۔ لوگ اپنے کاموں کے اور حاجات کے سلسلہ میں دور دور سے ان کے پاس آتے۔ حتی الوسع ہر مظلوم کی مدد فرماتے۔

عزیز مرحوم نے ۱۹۷۲ء میں بسوں پر بذریعہ خشکی حج بیت اللہ شریف کے لئے ایک قافلہ کی تیاری میں کامیابی حاصل کی۔ پہلے ان کا نام امیر قافلہ حج کے لئے تجویز ہوا لیکن ریلیں میں ایک احمدی کے امیر قافلہ بننے پر احتجاج ہوا جس پر ایک غیر از جماعت دوست امیر قافلہ مقرر ہوئے۔

ساری بہاولپور ڈویژن کے لئے یہی ایک قافلہ منظور ہوا۔ آپ ۱۸؍دسمبر ۱۹۷۲ء کو بسوں کے اس قافلہ کے ہمراہ کوئٹہ سے حج بیت اللہ شریف کے لئے روانہ ہوئے اور ایران۔ عراق۔ کویت اور سعودی عرب سے گزرتے ہوئے ۱۰؍جنوری ۱۹۷۳ء کو علی الصبح مکہ معظمہ پہنچے۔ فریضہ حج کی سعادت حاصل کی۔ شعائر اللہ کو انتہائی عظمت کی نگاہ سے دیکھتے۔ سیدنا و مولانا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ امی و ابی) اور صحابہ اور اہل بیت کے حالات و واقعات فرماتے اور فرط محبت و عقیدت میں آنسو بہاتے۔ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے اور عبادات میں زار زار روتے۔ ۲۳؍جنوری ۱۹۷۳ء تک یعنی چودہ دن مکہ معظمہ میں قیام کیا۔ ۲۳؍جنوری بوقت عصر مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر ۲۴ جنوری کی صبح کو مدینہ منورہ پہنچے۔ ۹؍فروری ۷۳ء تک یعنی ۱۷ دن مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ الغرض مجموعی طور پر تین دن اور تین راتیں اسی دیار کے دامن میں گزارے۔ ۱۰؍فروری کو مدینہ منورہ سے واپس وطن کے لئے روانہ ہوئے۔ واپسی کے دوران عراق سے گزرتے ہوئے حضرت امام الہمام اور حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمہ کے روضہ ہائے مبارک پر حاضر ہوئے اور کربلائے معلّی اور نجف شریف کی زیارت کا بھی شرف نصیب ہوا (باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

منعقدہ ۲۰-۲۱-۲۲ اخاء ۱۳۵۷ھش، اکتوبر ۱۹۷۸ء بمقام ایوان محمود ربوہ

پہلا دن، ۲۰؍ اخاء، جمعۃ المبارک

۳۰-۷ تا ۰۰-۱۱	حصول ٹکٹ داخلہ
۰۰-۱۱ تا ۳۰-۱۱	جائزہ و ہدایات از مکرم مہتمم صاحب اطفال الاحمدیہ مرکزیہ
۳۰-۱۱ تا ۳۰-۲	وقفہ برائے کھانا، نماز جمعہ و عصر
۳۰-۲ تا ۴۵-۲	مقامِ اجتماع میں واپسی
۴۵-۲ تا ۱۵-۴	اطفال ترتیب سے خدام کے مقامِ اجتماع میں جائیں گے اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب سنیں گے۔
۱۵-۴ تا ۱۰-۵	ثابت قدمی، جھنڈا دوڑ
۱۰-۵ تا ۲۵-۵	تیاری نماز
۲۵-۵ تا ۴۵-۵	نماز مغرب و عشاء
۴۵-۵ تا ۱۵-۶	تقاریر علماء سلسلہ
۱۵-۶	طعام (ربوہ کے اطفال کی گھروں کو واپسی)

اِس دوران ابتدائی علمی مقابلہ جات ہوں گے اور معیار پر پورے اُترنے والے اطفال فائنل مقابلہ جات کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

دوسرا دن، ۲۱؍ اخاء، ہفتہ

۴۵-۴	بیداری و تیاری نماز
۳۰-۵ تا ۴۵-۵	نماز فجر و درس قرآن مجید، تلاوت قرآن کریم
۴۵-۵ تا ۳۵-۶	دوڑیں ۱۰۰ گز و ۲۰۰ گز، لمبی چھلانگ
۳۵-۶ تا ۳۵-۷	ناشتہ (اِس دوران مشاہدہ و معائنہ و پیغام رسانی کے مقابلے ہوں گے)
۳۵-۷ تا ۴۵-۸	فٹ بال [illegible] (اس دوران وظیفہ کا امتحان ہوگا)
۴۵-۸ تا ۴۰-۹	مقابلہ تلاوتِ قرآن کریم و حفظِ قرآن کریم
۴۰-۹ تا ۱۰-۱۰	خطاب محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
۱۰-۱۰ تا ۵۰-۱۰	پرچہ عام معلومات و ذہانت
۵۰-۱۰ تا ۵۰-۱۱	خصوصی اجلاس۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی جائے گی۔
۵۰-۱۱ تا ۵۰-۱۲	مقابلہ عام معلومات (زبانی)
۵۰-۱۲ تا ۴۵-۱	وقفہ برائے طعام و تیاری نماز (اِس دوران نظم خوانی و حفظِ نظم کے مقابلے ہونگے)
۴۵-۱ تا ۰۰-۲	نماز ظہر و عصر
۰۰-۲ تا ۰۰-۳	مقابلہ تقریر (معیار صغیر)
۰۰-۳ تا ۵۵-۴	کبڈی۔ میرڈبہ
۱۰-۵ تا ۲۵-۵	تیاری نماز
۲۵-۵ تا ۳۵-۵	نماز مغرب و عشاء
۳۵-۵ تا ۴۵-۶	مقابلہ تقریر (معیار کبیر)
۴۵-۶	طعام (ربوہ کے اطفال کی تنظیم سے گھروں کو واپسی)
۰۰-۸ تا ۰۰-۹	اجلاس عاملہ مرکزیہ و ناظمین اطفال ضلع

تیسرا دن، ۲۲؍ اخاء، اتوار

۴۵-۴	بیداری و تیاری نماز
۳۰-۵ تا ۴۵-۵	نماز فجر و درسِ حدیث
۰۰-۶ تا ۱۵-۶	ورزش، تلاوتِ قرآن کریم (۵ منٹ)
۱۵-۶ تا ۳۵-۷	ناشتہ (اِس دوران اذان اور مضمون نویسی کے مقابلے ہوں گے)
۳۵-۷ تا ۰۰-۱۱	کبڈی فائنل۔ فٹ بال فائنل۔ میرڈبہ فائنل
۰۰-۱۱ تا ۰۰-۱۲	تقسیم انعامات
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۲	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر
۳۰-۲	اطفال کی تنظیم کے ساتھ خدام کے مقامِ اجتماع کی طرف روانگی۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دورانِ سال کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ کو اپنے دستِ مبارک سے عَلَمِ انعامی عطا فرمائیں گے اور اختتامی خطاب سے نوازیں گے۔

دعا کے بعد تمام اطفال کو اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازت ہوگی۔

خاکسار لئیق احمد طاہر
مہتمم اطفال، خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

محترم چوہدری رحمت اللہ صاحب

بقیہ صفحہ ۴

۴ر مارچ ۱۹۷۳ء کو اپنے شہر احمد پور شرقیہ واپس پہنچے۔

اسی سال عزیز مرحوم کے خسر محترم چوہدری سلطان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ اور ان کی اہلیہ اور محترم چوہدری عصمت اللہ صاحب مرحوم آف بہاولپور بھی فریضہ حج کی ادائیگی کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے۔ یہ تینوں مدینہ میں مسجد نبویؐ کے بالمقابل ایک فلیٹ کی بالائی منزل میں قیام پذیر تھے۔ چنانچہ عزیز مرحوم بھی ان کے ساتھ مل کر نمازیں ادا کرتے، جمعہ کی نماز بھی باجماعت ادا کرتے اور تہجد کا بھی التزام کرتے۔

(باقی)

دُعائے مغفرت

۱۔ میرے والد چوہدری اللہ داد صاحب نمبردار اسماعیلیہ ضلع گجرات ۱۲/۱۱ مارچ ۱۹۷۸ء کی درمیانی شب وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبرِ جمیل کی توفیق دے۔

(رضیہ سلطانہ۔ گوٹھ شفیق آباد۔ نبی سر روڈ۔ سندھ)

۲۔ میرے والد مکرم سید محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمندری ۴؍ اکتوبر کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور ہمیں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ (سید افتخار حسین۔ شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ)

مائیکرو بس برائے فروخت

مائیکرو بس (فوکس ویگن) ۱۹۷۱ء ماڈل اچھی حالت میں قابلِ فروخت موجود ہے۔ خواہشمند دوست فوری طور پر رابطہ قائم کریں۔

(معرفت مینجر صاحب الفضل ربوہ۔ فون ۲۹۹)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۸؍ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پانچویں لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام عطیۃ الرحمٰن تجویز کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمٰن عرف بابا۔ مددگار کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے تایا زاد بھائی میاں غلام احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار فیصل آباد کی چھوٹی بچی بعارضہ قلب بیمار ہے۔ (محمد اشرف دارالرحمت غربی ربوہ)

۲۔ مولوی محمد شریف صاحب آف کروندی کھانسی اور ہچکی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ نیز منیر احمد صاحب ناز کی اہلیہ صاحبہ غم معدہ کی مرض میں مبتلا ہیں (عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ)

۳۔ میرا لڑکا محسن احمد ارشاد عرصہ سے دماغی عارضہ سے بیمار ہے (غلام حسین مشتاق نور نگر فارم سندھ)

احباب کرام اِن سب کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتیں وقفِ جدید کا بجٹ مقررہ ٹارگٹ کے مطابق پورا کرنے کی کوشش کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ر جنوری ۱۹۷۷ء)

احباب کو معلوم ہے کہ وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہونے میں صرف اڑھائی ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے دفتر ہذا کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ منظور شدہ بجٹ کا کثیر حصہ ابھی تک احباب اور جماعتوں کی طرف سے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان اور دیگر مقامی عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اِس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول فرمائیں تاکہ منظور شدہ بجٹ کی رقم وصول ہو کر جلسہ سالانہ سے قبل ہی سو فیصدی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہو جائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری صاحبان مال سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی جمع شدہ رقوم اجتماع خدام الاحمدیہ و اجتماع انصار اللہ کے موقع پر مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع فرما دیں اور تفاصیل دفتر بالغان و دفتر اطفال کی وضاحت کے ساتھ دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ فوری اندراج ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

تحریکِ جدید کے سالِ رواں میں سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتیں

(قسط نمبر ۲)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن جماعتوں نے سالِ رواں کا چندہ تحریکِ جدید (جو ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء تک واجب الادا ہے) سو فیصد مرکز میں پہنچا دیا ہے ان کے نام بغرضِ دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

ضلع لاہور :۔ کوٹ مہتاب خاں۔ ہڈیارہ
ضلع شیخوپورہ :۔ گوجر۔ کیلے۔ گھیلی ورک۔ نارنگ منڈی
ضلع گوجرانوالہ :۔ پنڈی بھٹیاں۔ تولیکی۔ سکھیکی منڈی۔ کولو تارڑ۔ لویری والہ
ضلع سیالکوٹ :۔ ساہو والہ

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم مبارک احمد صاحب نجیب مربی سلسلہ گولیکی ضلع گجرات کو یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا جو مکرم محمد خان صاحب شہید فرقان فورس کا پوتا اور مکرم حکیم مرزا خورشید احمد صاحب آف ننکانہ کا نواسہ ہے۔ نومولود کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین بننے کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد انور قریشی مربی سلسلہ (ڈکو صیغہ زود نویسی) ربوہ)

۲۔ برادرم چوہدری محمد اسلم صاحب ایانہ باندھی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل آٹھ بچیوں کے بعد ۲۹ر ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ پہلا فرزند عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک، خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور عمرِ دراز عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار حکیم نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ احمدیہ باندھی ضلع نواب شاہ)

۳۔ بتاریخ ۴ر اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز مبارک احمد بی۔اے بی۔ایڈ کو پہلا بچہ عطا فرمایا۔ بچہ کا نام سہیل مبارک رکھا گیا ہے قارئینِ الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خوش نصیب اور خادمِ دین بنائے۔ صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ والدین اور رشتہ داروں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار شیخ عبدالرشید شرما۔ صدر جماعتِ احمدیہ شکارپور سندھ)

مارشیس میں خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا انعقاد

وزیر یوتھ حکومتِ مارشیس کی طرف سے خدام کی بے لوث خدمات کی تعریف

ریڈیو اور ٹی وی میں اجتماع کا ذکر

مارشیس سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:۔

مورخہ ۳۰ر ستمبر اور یکم اکتوبر کو خدام الاحمدیہ مارشیس کا مرکزی سالانہ اجتماع منعقد ہوا جو ہر لحاظ سے کامیاب رہا، الحمد للہ۔ اِس موقع پر خدام الاحمدیہ کے مخلص ممبران نے پچاس بوتلیں خون ہسپتال کے لئے بطور عطیہ دیا۔

اِس موقع پر اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے وزیر یوتھ حکومتِ مارشیس جناب رام چرن صاحب نے خدام الاحمدیہ مارشیس کی بے لوث خدمات کی بہت تعریف کی۔ اِس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ پیغام نیز صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اجتماع کے تمام پروگراموں کو ریڈیو اور ٹی وی نے نشر کیا، الحمد للہ۔

(وکالتِ تبشیر)

درخواستِ دعا

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور ہسپتال کے نادار مریضان کے لئے ہر ماہ رقوم بھجواتی ہیں۔ اِس دفعہ بھی انہوں نے رقم بھجواتے ہوئے احبابِ جماعت سے اپنے مرحوم خاوند قاضی عبدالحمید صاحب کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

(چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

تقریبِ شادی

میرے بڑے بھائی خلیل احمد صاحب ابن مکرم چوہدری جیوے خان صاحب آف گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ حال ربوہ کی تقریبِ شادی ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو ہمراہ جمیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب مرحوم دار الیمن غربی ربوہ عمل میں آئی۔ ۱۴ر اکتوبر کو مکرم جلال الدین صاحب بٹ آف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ حال دار البرکات ربوہ نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد اشرف کارکن دفتر بیت المال آمد ربوہ)

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!
مطب
اپنی طبّی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

کیفے اشرف
چائے اور ہر قسم کے مشروبات نیز شامی کباب کیلئے کیفے اشرف گولبازار ربوہ میں تشریف لائیں۔
(سید شاہ میر احمد اشرف۔ گلی باجوہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲